سوال

(44) کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ عشر ہر ایک جنس میں ہے یا خاص گندم میں ہی ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ عشر ہر ایک جنس میں ہے یا خاص گندم میں ہی ہے؟ مثلاً چنے، باجرہ، جوار، مکئی، کنگنی، چینا، موٹھ، مہہ، توریا، کپاس، کماد یعنی ہر ایک جنس اپنے نصاب کو پہنچ جائے تو عشر ہے یا نہیں، جواب دے کر ثواب لیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

((عن ابی موسی الاشعری ومعاذ ان النبی ﷺ لهما لاتاخذ الصدقة الامن هذه الاصناف الاربعة الشعير والحنطة والزبيب والتمر رواه الطبرانی والحاكم)) (بلوغ المرام)
''ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو کہا جو، گیہوں، واکھ وخشک انگور، کھجور کے سوا کسی اور شے سے زکوٰۃ نہ لو۔''
اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے، کہ سب جنسوں میں عشر نہیں، بلکہ صرف ان چار میں ہے، صاحب سبل السلام کا بھی یہی خیال ہے، مگر یہ ان کی غلطی ہے، کیونکہ ابن ماجہ میں ذرہ کا بھی ذکر ہے، جس کے معنی مکی اور جوار کے ہیں، اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے، جیسے سبل السلام میں حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے، لیکن اس کے بعد سبل السلام میں کہا ہے:
((وفی الباب مراسيل فيها ذكر الذرة قال البيهقی انه يقوی بعضها بعضاً))
''یعنی اس بارے میں کوئی مرسل روایتیں ہیں، جن میں ذرہ کا ذکر ہے، بیہقی کہتے ہیں، یہ ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔''
صاحب سبل السلام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں، اگرچہ یہ روایتیں آپس میں ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں، لیکن جس میں چار اشیاء کا ذکر ہے، اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر صاحب سبل السلام کا یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ذرہ والی روایتوں کے علاوہ بھی کئی روایتیں آئی ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ چار اشیاء میں حصر نہیں، بلوغ المرام میں ہے:
((والدارقطنی عن معاذ قال فاما القضاء والبطيخ والرمان والقصب فقد عفا عنه رسول الله ﷺ واسناده ضعيف))
''معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ککڑی، تربور، انار، گنا کا عشر رسول اللہ ﷺ نے معاف کر دیا ہے، اور اسناد اس کی ضعیف ہیں۔''
ایک حدیث میں ہے: ((لَيسَ فِي الخَضرَوات صَدَقة)) ''یعنی سبزیوں میں عشر نہیں۔'' اس حدیث کو دار قطنی، حاکم، اثرم، ترمذی، ابن عدی نے مختلف سندوں سے روایت کیا ہے،
امام شوکانی دراری المضیہ میں اور نواب صدیق حسن صاحب روضۃ الندایہ میں لکھتے ہیں:
((وفی طرق حديث الخضروات مقال لكنه روى من طرق كثيرة يشد بعضها لبعض فينتهض به للاحتياج)) (ص ۱۱۹ ج ۱)

''یعنی سبزیوں کی حدیث میں اگرچہ گفتگو ہے لیکن ان کی سندیں بہت ہیں، سب مل کر استدلال کے لائق ہو جاتی ہیں، سبل السلام میں ہے :

((وقد ثبت عن علی و عمر موقوفاً وله الرفع))

''یعنی سبزیوں کی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف (ان کا قول) روایت کی گئی ہے، لیکن حکم اس کا مرفوع (رسول اللہﷺ کے ارشاد) کا ہے، (کیونکہ اس میں قیاس اجتہاد کو دخل نہیں۔)''

معاذ رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ ککڑی، تربوز، انار گنے میں رسول اللہﷺ نے عشر معاف کر دیا ہے، اور سبزیوں کی حدیث اور ابن ماجہ کی حدیث جس میں مکی اور جوار کا ذر ہے، ان سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں عشر کو چار میں بند کر دینے سے مقصود سبزیوں کی نفی ہے، جن کا نہ پیمانہ ہوتا ہے، نہ ذخیرہ، چونکہ یمن میں سبزیوں کے علاوہ زیادہ تر یہ چار ہی تھیں، اس لیے رسول اللہﷺ نے کسی وقت انہی چار میں حصر کر دیا ہو، تو اس سے یہ تیجہ نہیں نکلتا کہ ان کے علاوہ کسی اور جنس میں عشر نہیں، دیکھئے ابو داؤد میں ابیض بن حمال کی حدیث ہے۔

((انه كَلَّمَ رسول اللّٰہﷺ فی الصدقة حین وفد علیه فقال یا اَخَا سَبَا لَابُدّ۔ من صدقة فقال انما زرعنا القطن یا رسول اللّٰہ وقد تَبَدَّدَتْ سباً ولم یبق منهم الا قلیل بمارب فصالح ارح نبی اللّٰہﷺ علیٰ سبعین حلة من قیمة دفا بذ المعافو کل سنة عمن لقی من سبا مارب فلم یذالوا یوٴدو نھا حتی قبض رسول اللّٰہﷺ وان العمال انتقضوا علیهم بعد قبض رسول اللّٰہﷺ فیما صالح ابیض بن حمال رسول اللّٰہ فی الحلل السبعین فرد ذلك ابو بکر رضی اللّٰہ عنه علیٰ ما وضعه رسول اللّٰہﷺ حتی مات ابو بکر رضی اللّٰہ عنه فلما مات ابو بکر انتقض ذالک وصارت علی الصدقة)) (ابو داوٴد فی حکم ارض الیمن ج ۲ ص ۴۲۹)

''ابیض بن حمال قاصد ہو کر آئے تو رسول اللہﷺ سے عشر کی بابت بات کی۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا: عشر ضروری ہے، ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ! ہماری زراعت صرف کپاس ہے، ہماری سبا قوم منتشر ہو گئی ہے، تھوڑے سے لوگ مقام مارب میں باقی رہ گئے ہیں، رسول اللہﷺ نے ان لوگوں سے معافر قسم کے کپڑے کی قیمت کے ستر جوڑوں پر صلح کر لی، کہ کپاس کے عشر کے عوض یہ ادا کر دیا کرو، پس ہمیشہ یہ ادا کرتے رہے، یہاں تک کہ رسول اللہﷺ فوت ہو گئے، آپ کی وفات کے بعد عاملوں نے یہ صلح توڑ کر کپاس کا عشر لینا شروع کر دیا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہﷺ کی صلح کے موافق کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد پھر ٹوٹ کر کپاس کا عشر ہو گیا۔''

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز ذکرہ ہو سکے، اس سے عشر دینا پڑے گا، راجح مذہب یہی ہے۔ (عبد اللہ امرتسری) (تنظیم اہل حدیث یکم رجب المرجب ۱۳۷۹ھ شمارہ ۲۰ جلد ۱۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 129

محدث فتویٰ